Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ - ۲۵ - رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۲۰ امان ہش ۱۳۷۲ - ۲۰ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۶۷

تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے

خدا کی راہوں کا علم انسان کو تقویٰ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) تم تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تم کو علم عطا کرے گا جس سے تم اس کی رضامندی کی راہ پر چل سکو گے۔ تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا ۔ چلنا پھرنا ۔ کھانا پینا ہر ایک حرکت و سکون خدا کے لئے ہو۔ جب وہ ہمہ تن اپنے وجود اور ارادوں کو خدا کے لئے بنا دے گا تو پھر خدا بھی اس کا بن جاوے گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

اہلِ ہندوستان اور بوسنیا کے مسلمانوں کیلئے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات

ساری جماعت کو مستعدی سے مظلوم بوسنیا کے بھائیوں کی مدد کرنی چاہیئے

بوسنیا کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی عالمی تشہیر جماعت احمدیہ کرے

ستم رسیدہ بوسنین خاندانوں سے احمدی خاندان مؤاخات کا رشتہ قائم کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ جو ۱۹ - تبلیغ ہش ۱۳۷۲ (۱۹- فروری ۱۹۹۳ء) کو براہِ راست بیت الفضل لندن سے دنیا بھر میں مواصلاتی رابطے پر ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمّہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(-) گذشتہ دو خطبات سے اس تجارت کا ذکر چل رہا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر

جماعت احمدیہ کی طرف سے النفس کی قربانی

تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے اموال بھی پیش کرو اور جانیں بھی تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب الیم سے نجات کی خوشخبری دیتا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خوشخبریاں ہیں۔ اس ضمن میں مالی قربانی کا ذکر تو میں کر چکا ہوں۔ اب میں نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو النفس کی قربانی کا بھی بہت زیادہ موقع میسر آیا ہے۔ النفس کی قربانی میں سے ایک تو وہ قربانی ہے جو پاکستان میں ایک لمبے عرصے سے مسلسل خدا کے حضور پیش کی جارہی ہے جس میں (خدا کی راہ میں جان دینے کے واقعات) بھی شامل ہیں اور صالحیت کے اعلیٰ نمونے بھی داخل ہیں بہت ہی لمبی کہانی ہے۔ اس کو میں یہاں نہیں چھیڑنا چاہتا۔ میں صرف یہ مختصراً بتانا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی ہمدردی میں جماعت مالی قربانی کر رہی ہے ان کے لئے النفس کی قربانی اور محنت اور (سعی) میں بھی مصروف ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں جو حال ہی میں مسلمانوں کے خلاف فسادات برپا ہوئے۔ ان کے متعلق جہاں تک پاکستانی اخبارات کا تعلق ہے صرف یہ خبریں دی جاتی ہیں کہ گویا کلیتہً مسلمان مارے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ جب فسادات شروع ہو جائیں تو پھر دونوں طرف سے خواہ دفاع میں ہو یا جارحانہ کارروائی ہو، کارروائی کی جاتی ہے۔ تو مسلمانوں نے بھی بعض علاقوں میں اپنے جوابی حملے کئے اور اس کے نتیجے میں کچھ ہندوؤں کو بھی نقصان پہنچا لیکن مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ایک نمایاں تمیز ہے ایک ایسا فرق خدا نے ظاہر فرمایا ہے جو ان علاقوں میں ایک فرقان کی حیثیت رکھتا ہے مسلمانوں نے کسی عورت کی بے حرمتی نہیں کی۔ کسی مظلوم عورت سے زیادتی نہیں کی۔ لیکن ہندوؤں نے کثرت کے ساتھ مسلمانوں کی عزتیں لوٹی ہیں اور بوسنیا میں جو سلوک بہت بڑے پیمانے پر مسلمانوں سے کیا گیا ہے ایک حد تک بمبئی میں اور دوسرے ہندوستان کے علاقوں میں مسلمانوں سے کیا گیا۔

ہندوستان کے فساد زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات

پس جماعت نے مظلوموں کی خدمت میں فوراً کارروائی کی اور مسلسل کارروائی کر رہی ہے۔ بمبئی میں باوجود اس کے کہ جماعت کی تعداد بہت چھوٹی ہے چونکہ وہ علاقہ ایسا ہے کہ جہاں مسلمانوں پر سب سے زیادہ ظلم ہوئے ہیں۔ اس لئے خصوصیت سے ہم نے چھوٹی تعداد کے باوجود خدمت کے لئے نمونہ بنایا اور بڑے لمبے عرصے سے وہاں کے خدام انصار اور لجنات خدمت کے کاموں میں مصروف ہیں اور ہندو اور مسلمان میں فرق نہیں کرتے۔ مظلوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایسے ہندو، علاقوں میں بھی پہنچے جہاں خود انکی جانوں کو خطرہ تھا لیکن جن کے گھر لوٹے ہوئے تھے ان کو برتن لے کر دیئے۔ جن کے پاس کپڑا نہیں تھا ان کو کپڑے دیئے کمبل کے ضرورتمندوں کو کمبل دیئے گئے اور اب ایک نیا پروگرام ہے جس کے تابع ہندوؤں کے علاقے میں بھی لیکن زیادہ تر مسلمانوں کے علاقے میں جہاں بہت زیادہ مکان جلے ہیں۔ وہاں مکانوں کی تعمیر نو میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے بھرپور حصہ لے رہی ہے اور اس پر بہت زیادہ خرچ بھی آرہا ہے۔ لیکن میں نے بمبئی کی جماعت کو یہ ہدایت کی ہے کہ خرچ کی پرواہ نہ کریں نیک کاموں پر جو خرچ جماعت کرتی ہے وہ خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور بظاہر ہماری جیبوں سے نکلتا ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس خدمت کو مختصر الفاظ میں یوں بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرما دیا ہے۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

کیونکہ جیبوں میں جو پڑتا ہے وہ بھی خدا ہی کی عطا ہے۔ اس لئے محض جاہل ہے وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ میری جیب سے پیسہ نکلا ہے۔ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو توفیق ملتی ہے اور توفیق دیتا ہے تو توفیق ملتی ہے ورنہ ایسے ہیں جن کے پاس دولتوں کے پہاڑ ہیں انکو کوئی توفیق نہیں مل رہی کہ وہ غریب مسلمانوں کی خدمت کریں یا دکھی ہوئی انسانیت کی خدمت کریں خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو یا سکھ ہو۔ اللہ کے فضل سے جو رپورٹیں مل رہی ہیں اس سے دل بہت راضی ہے کہ جماعت بمبئی نے واقعۃً خدمت کا حق ادا کیا: لکھتے ہیں،

لوگوں کو اوڑھنے کے لئے کمبل۔ پہننے کے لئے کپڑے کھانا پکانے کے لئے برتن کھانے پینے کی اشیاء اور جنس کی سپلائی۔ نہانے دھونے کے لئے صابن اور دیگر ضروریات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ نقل مکانی کر کے دوسری جگہوں پر جانے والوں کو ٹکٹیں خرید کر دی جا رہی ہیں۔ ۱۶۰، خاندانوں کو اب تک کھانا پکانے اور کھانے کے برتن دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک رپورٹ میں تھا بعد میں پھر اور بھی شامل ہوتے گئے۔ ایک ہندو تنظیم سے تعارف حاصل کر کے ایک علاقے کے ہندو گھرانوں کو برتن کپڑے وغیرہ پیش کئے گئے چند روز قبل جماعت کو ایک ایسی جگہ کا علم ہوا جہاں ریلیف نہیں پہنچا تھا۔ جماعت نے فوری طور پر پہنچ کر وہاں انتظام کیا۔ دو ہندو تنظیمیں ایسی تھیں جن کے ساتھ تعاون کے ساتھ جماعت نے بکثرت ہندوؤں میں کھانا پکانے کے برتن وغیرہ دیگر ضروری سامان مہیا کئے اب جماعت یہ پروگرام بنا رہی ہے۔ یہ آخری پروگرام انہوں نے لکھا ہے کہ تعمیر نو شروع کر کے جلے ہوئے مکانوں کو رہائش کے قابل بنایا جائے۔ یہ خبر پہلے کی ہے اسی وقت فیکس کے ذریعے میں نے اطلاع کر دی تھی کہ جو بھی بجٹ ہے منظور ہے۔ آئندہ بھی جو خرچ ہے (اللہ نے چاہا تو) جماعت مہیا کرے گی۔ آپ خدمت کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ ایک کام خدمت کا جماعت نے یہ کیا ہے کہ جہاں نفرتوں کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھنے کے خطرات تھے وہاں بروقت پرحکمت کارروائی کے ذریعے فسادوں سے علاقے کو محفوظ رکھا اور یہ ایسا عمدہ کام تھا کہ ہندوستان کے بعض ٹیلی ویژن کے ذریعے، صوبائی ٹیلی ویژن کے ذریعے بعض علاقوں میں یہ منظر دکھائے گئے کہ کس طرح ہندو مسلمان آپس میں عقل کے ساتھ اور حکمت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ان علاقوں میں بروقت پرحکمت کارروائی کے ذریعے فسادات کا ازالہ کیا گیا۔ یوپی میں خاص طور پر جو راجستھان کا علاقہ ہے وہاں بھی اور یوپی کے مختلف علاقوں میں جماعت نے بروقت مسلمان، ہندو لیڈروں سے مل کر ان کو عقل دی سمجھایا اور خدا کے فضل سے وہاں ہر قسم کے خطرات ٹل گئے۔

بوسنیا میں ہونے والے مظالم کی تشہیر جماعت احمدیہ کرے

اب میں آپ کو بوسنیا کے متعلق کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ بوسنیا کے مسلمانوں پر جو گذر رہی ہے اس کے متعلق جتنا بھی بتایا جائے وہ کم ہوگا۔ اتنا دردناک اتنا دلوں کو ہلا دینے والا ظلم وہاں توڑا گیا ہے کہ اس کے ذکر سے بھی انسان، یعنی میرے جیسا انسان تو کم از کم لرز اٹھتا ہے اور توفیق نہیں پا سکتا کہ ذکر کرے۔ انسانی طاقت سے اس کا ذکر بڑھ کر ہے۔ پس جس دردناک عذاب کی نوعیت یہ ہو کہ ذکر بھی طاقت سے بڑھ جائے وہاں کیا ہوا ہوگا کیا گذری ہوگی اس کا آپ حقیقت میں تصور بھی نہیں کر سکتے

اس ضمن میں جو کارروائیاں کی جا رہی ہیں اس سلسلے میں ایک فوری کارروائی یہ ہے کہ بوسنیا سے ایک ٹیلی ویژن کا ایک نمائندہ وفد کل سے یہاں آیا ہوا ہے اور سویڈن کے کچھ نمائندے جو اس خدمت میں پیش پیش ہیں وہ یہاں پہنچے ہوئے ہیں ان کے ذریعے ہمیں بہت سی ویڈیو کیسٹ ملی ہیں اور وہ یہ بتا رہے تھے وہ بیچارے بالکل اس معاملے میں بے بس ہیں۔ بہت تھوڑا ہے جو دنیا کے ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا ہے اور بوسنیا کی حکومت اس وقت جس قسم کے مختلف مسائل میں گھری ہوئی ہے اُن میں ایک بہت بڑا مسئلہ اقتصادی مسئلہ ہے۔ فوجیوں کو وردیاں تک لے کر دینے کے پیسے نہیں ہیں۔ ہتھیار خریدنے کے پیسے نہیں ہیں۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے پراپیگنڈہ تو یہ بعد کی باتیں ہیں۔ تو انہوں نے درخواست کی کہ ہماری طرف سے جماعت احمدیہ یہ خدمت قبول کرے میں نے ان کو بتایا کہ ہم تو پہلے ہی اللہ کے فضل سے یہ کر رہے ہیں اور جہاں جہاں جماعت احمدیہ کے ٹیلی ویژن کے پروگرام دکھائے جا رہے ہیں مثلاً خطبات میں بھی میں ذکر کرتا ہوں

اور ہر جگہ جماعت پھر آگے اپنے اخبارات وغیرہ کے ذریعے پھر کوشش کرتی ہے کہ آپ کی دردناک کہانی سے دنیا کسی حد تک واقف ہو سکے۔ انہوں نے کچھ ویڈیوز جو دیئے ہیں ان کے متعلق میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے اپنے ملکوں میں اگر کچھ خرچ کر کے بھی اپنے ٹیلی ویژن پر وہ پروگرام دکھائے جا سکتے ہوں تو وہ دکھائے جائیں۔ امریکہ میں ایسے کیبل ٹیلی ویژنز ہیں جن کے ذریعے کثرت کے ساتھ یہ ویڈیوز وہاں دکھائی جا سکتی ہیں ایسے بعض یعنی غیر حکومتی ادارے ہیں اور بکثرت ایسے ہیں جو چند ڈالرز کے عوض یعنی بہت کم قیمت پر علاقائی پروگرام دکھاتے ہیں اور وہاں بھی یہ ویڈیوز پیش کی جا سکتی ہیں۔ جاپان میں جاپانی ٹیلی ویژنز سے رابطے کر کے ان کے ذریعے دکھائی جا سکتی ہیں۔ غرضیکہ یورپ کے ممالک میں بکثرت ایسے مواقع ہونگے۔ افریقہ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کے ایسے اثر میں ہے کہ وہاں یہ کام بالکل مشکل نہیں ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ فجی آئی لینڈ میں بھی اگر ٹیلی ویژن موجود ہو تو وہاں بھی ٹیلی ویژن کے ذریعے جو یہ حقائق پیش کئے گئے ہیں وہ سب دنیا کے سامنے لانے چاہئیں۔

یورپین جماعتوں کی قابل تعریف کارکردگی

بوسنیا کی خدمت کے سلسلے میں یورپین جماعتیں اللہ کے فضل سے بہت ہی مستعد ہیں اور بڑے گہرے اور وسیع رابطے ہیں۔ اور حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اتنی بڑی تعداد میں مہاجرین کی خدمت پر بعض چھوٹی چھوٹی جماعتیں بھی مسلسل انتھک مامور ہیں اور جتنا خدمت کرتی ہیں اتنا ان کا خدمت کا جذبہ بڑھتا جاتا ہے۔ تھکتے نہیں ہیں۔ شروع شروع میں بعض دوسری مسلمان تنظیموں نے بھی کام شروع کیا اور مجھے بعض دوستوں نے بتایا کہ وہ کر رہی ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ ان کی مدد کریں۔ مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ وہ میدان میں آئیں گے تو ہماری ساکھ خراب ہوگی۔ مجھے ڈر ہے کہ کچھ دیر کے بعد وہ تھک کر چھوڑ دیں گے اور صرف آپ کو اکیلے کام کرنا پڑے گا۔ تو اب جو حالات سامنے آ رہے ہیں۔ یہی کیفیت ہے۔ اکثر جگہ وہ یا تھک کر چھوڑ گئے ہیں یا اس رنگ میں خدمت کی کوشش کی جس کا بہت ہی بُرا اثر پڑا ہے۔ مثلاً بعض جگہ اب نام لینا مناسب نہیں۔ احمدی وفد جب ایک کیمپ میں پہنچا تو وہاں کے مسلمان بوسنین مہاجرین نے ملنے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ اس سے پہلے ایک مولویوں کا وفد آ چکا ہے اور اس کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کسی (-) سے ملاقات نہیں کرنی۔ بڑی منت سماجت سے سمجھا کر ان سے کہا کہ ہمیں موقع تو دو بتاؤ تو سہی کہ کیا ہوا تھا تو بتایا یہ کہ ایک مولویوں کا وفد آیا ہمیں دین سکھانے کے لئے اور جب ہم نے ان سے گذارش کی کہ ہمارے حالات تو سنو کہ ہم پر کیا بیت رہی ہے تو حالات میں دلچسپی لینے کی بجائے انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں صرف یہ بتاؤ پہلے کہ تم نے ختنے کروائے ہوئے ہیں کہ نہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم حیران رہ گئے۔ ہمارے سر کٹ رہے ہیں ہماری عورتوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہیں ہمارے سینے چھلنی ہیں اور ان ظالموں کو یہ فکر پڑی ہوئی ہے کہ ہم نے ختنے کروائے ہوئے ہیں یا نہیں۔ یعنی لطیفہ نہیں ہے۔ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔ بہت دردناک واقعہ ہے، ---

--- --- --- --- --- ---

--- --- --- وہ ایک چرچ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان مولویوں نے ان کو لازماً عیسائی بنا کر چھوڑنا تھا خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو توفیق ملی انکی خدمت کی ان کو کایا پلٹ گئی اور پھر انہوں نے واقعات سنائے خود ہی۔ مختلف جگہوں سے جو واقعات مل رہے ہیں (صرف اس جگہ کی بات نہیں کر رہا) ایسے واقعات سنائے کہ ہمیں چرچ کی طرف سے یہ مجبور کیا جاتا رہا کہ ہم سؤر کا گوشت کھائیں اور سؤر کے گوشت کے سوا کوئی گوشت دیتے ہی نہیں تھے۔

--- --- --- --- --- ---

--- ، ہم نے کہا کہ ہم بہت زیادہ پکے مسلمان نہ سہی مگر سؤر کبھی نہیں کھائیں گے اس لئے سبزیاں جو بھی تھیں اس سے گذارا کیا بالآخر وہ لوگ مجبور ہو گئے اور پھر انہوں نے سؤر اس مینو سے ہٹا دیا اس ضمن میں جو نمونے ہیں چند، خدمت کے، وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

بعض مہاجر بچیوں کی یہاں شادیاں ہوئی ہیں ان کی شادیوں میں جماعت نے، خواتین نے خاص طور پر بہت خدمت کی۔ حصہ لیا۔ بچوں کی ولادتیں ہوئی ہیں۔ اس موقع پر خاص طور پر جماعت کے بہت سے خاندانوں نے مل کر ان کو تحائف بھی پیش کئے اور زچہ بچہ کا خیال رکھا۔ گرم کپڑے بستر کھانے پینے کی اشیاء اور مال امداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں جہاں ضرورت پیش آتی ہے سب یورپین جماعتیں خدا کے فضل سے، اس میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ کچھ رپورٹیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

میں جب اوپر گھڑی کی طرف دیکھتا ہوں۔ تو مختلف ممالک سے لوگ لکھتے ہیں کہ آپ گھڑی کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمارا دل گھٹتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب وقت گھٹتا ہے تو دل بھی ساتھ گھٹے گا۔ جب دو طرفہ محبت کے تعلقات ہوں تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ ایک نوجوان نے لکھا ہے لاہور سے کہ مجھے آج پہلی دفعہ پتہ لگا ہے کہ آپ کا اور ہمارا محبت کا تعلق ہے۔ اور یہ اب بڑھ رہی ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن کی برکتیں ہیں۔ خدا کرے کہ یہ پروگرام پھیلیں پھولیں پھلیں۔

اب میں کچھ سناتا ہوں۔ ۶۰ بوسنین مہاجرین کا ایک وفد نماز جمعہ کے لئے لانے کا انتظام کیا گیا۔ یہ جو ساٹھ کا ہندسہ ہے یہ صرف ایک دفعہ کے جمعے کی بات ہے ہر جمعے پر کوشش کی جاتی ہے کہ نئے وفود آئیں اور ہر جمعے پر کبھی ساٹھ کبھی اسی کبھی سو بھی، سو افراد پر مشتمل افراد بھی آتے ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ صرف ساٹھ سے رابطہ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس موقعے پر انہوں نے ٹیلی ویژن پر خطبہ بھی سنا اس کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ پیش کیا گیا۔ ایک لیڈی ڈاکٹر تھیں ان میں سے وہ مسلسل روتی رہیں جب ان کو تشفی دی گئی تو انہوں نے کہا وطن سے دور آج آپ کو اسطرح اکٹھے دیکھا ہے تو اپنے گھر کی یاد آ رہی ہے۔ غنیمت ہے کہ آپ لوگ اسقدر پیار و محبت سے سلوک کرنے والے ہمیں مل گئے۔

ایک خاتون لکھتی ہیں کہ ایک خاتون ملیں ان سے جب میں نے پیار کا سلوک کیا تو وہ روتی رہیں اور اتنا روئیں کہ جسطرح بھی میں نے کوشش کی سمجھانے کی انکے آنسو نہیں تھمتے تھے۔ کہتی ہیں کہ پھر میری چیخیں نکل گئیں اور میں نے روتے روتے انکو سینے سے لگا لیا پھر انکے آنسو تھمے۔ پھر انکو میری فکر پڑی۔ تو بعض غم کا مداوا غم سے ہی ہوتا ہے۔ اور جتنا درد آپ ان کے لئے پیدا کریں گے اتنی انکو راحت پہنچے گی۔ یہ لفظوں سے تسلی دینے کا وقت نہیں ہے۔ پیار محبت ان پر لنڈھانے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق بخشے۔

بوسنین خاندانوں سے مواخات کی تحریک

اس ضمن میں میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ خصوصاً یورپ کی جماعتیں مواخات کا نظام قائم کریں اور بعض خاندانوں کو بعض خاندان اپنا لیں۔ اور پھر صرف یہ نہ ہو کہ جب جماعتی نظام میں ان کے لئے اکٹھے ہونے کا کوئی بندوبست کیا جائے اسی موقعے پر رابطے ہوں بلکہ خاندان یہ ذمہ داری اٹھا لیں کہ فلاں خاندان ہمارا ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کو محبت کی بہت کمی ہے۔ رہائش اور کھانے پینے کا انتظام تو یہاں ہو ہی رہا ہے جیسا بھی ہے۔ لیکن جس بات کو ترسے ہوئے ہیں، بعض لوگ ہیں جن کا سارے کا سارا خاندان کٹ گیا ہے۔ اکیلی عورت یا اکیلا مرد پہنچا ہوا ہے بعض بچے ہیں جن کا کوئی بھی نہیں رہا۔ تو ضرورت ہے کہ انسانی ہمدردی سے ان کو سینے سے لگایا جائے۔

— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —
— — — — — — — — — — — —

تو جماعت احمدیہ کو اس خدمت کی توفیق مل رہی ہے کہ (۔) اپنی جانیں بھی پیش کر رہی ہے اپنے اموال بھی پیش کر رہی ہے اور ان کو ہر قسم کے بیرونی خطرات سے بچانے کے لئے کوشاں ہے

بوسنیا کو ہتھیار فراہم کرنیکی تحریک

اس ضمن میں ایک اور تحریک بھی کرنی چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ ان لوگوں کو ہتھیاروں کی شدید ضرورت ہے اور وردیوں وغیرہ کی بوٹوں کی اس قسم کی چیزوں کی جو کچھ ہمیں یورپ سے میسر آتا ہے آرمی ڈپوز وغیرہ سے ہم (اللہ نے چاہا تو) پہلے بھی بھیج رہے ہیں اور بھی لیکر بھجواتے رہیں گے۔ لیکن ہتھیاروں کی سپلائی ہمارے بس میں نہیں ہے۔ اور بعض ممالک میں وہ خلاف قانون بھی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مسلمان ممالک جہاں بعض احمدی فوج سے ریٹائر ہوئے ہوں اور جہاں حکومت کی ہمدردی اور حکومت کی BLESSING بھی انکو شامل ہو۔ حکومت کے سائے تلے وہ آزادی سے یہ خدمت کر سکیں تو ایسی پرائیویٹ ایسوسی ایشنز بنائیں جن میں بوسنیا کو ہتھیار مہیا کرنے کا پروگرام شامل ہو۔ اور صرف اس میں احمدیوں کو ممبر نہ بنائیں بلکہ غیر (از جماعت) بعض لوگوں کو بھی ممبر بنائیں۔ یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ اس میں فرقوں کی تفریق کسی طرح بھی کام کی راہ میں حائل ہو۔ آپ پہل کر جائیں یہی ثواب آپ کا کافی ہے۔ لیکن کثرت سے اپنے غیر (از جماعت) بھائیوں کو ساتھ ملائیں ایسی ایسوسی ایشنز قائم کریں جو حکومتوں سے بھی رابطے کرے اور دوسرے ایسے ذرائع سے جو غیر حکومتی ذرائع ہوتے ہیں ان کے ذریعے ہتھیار مل جایا کرتے ہیں۔ ہتھیار لے کر پھر کوشش کریں کہ انکو کسی طرح بوسنیا پہنچایا جائے۔ یہ کام حکومت کی مدد سے ممکن ہے اور وسیع پیمانے پر ایسوسی ایشنز کے قیام کے ذریعے یا مجالس کے قیام کے ذریعے ایسا کیا جا سکتا ہے اور ضرور کرنا چاہئے۔

ہمارے جو وفود جا رہے ہیں باہر بوسنیا سامان لیکر ان کے متعلق میں ایک دفعہ پہلے خطبے میں ذکر کر چکا ہوں کہ جو حالات دیکھ کے آئے ہیں وہ لکھتے ہوئے بھی یہ لکھتے ہیں کہ ہم میں پوری طرح لکھنے کی بھی طاقت نہیں ہے کیسی بے سروسامانی کی حالت ہے اور کس قدر بھیانک مظالم کا نشانہ ان کو بنایا گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک جگہ جب ہم خدمت کر رہے تھے تو ایک معمر خاتون ہمارے پاس آئیں بیٹھ گئیں اور اپنے عزیزوں کی تصویریں دکھائیں جو سربیا کے ظلم کی بھینٹ چڑھ چکے تھے۔ ان کی آنکھوں سے تصویریں دکھاتے ہوئے آنسو رواں تھے۔ ہمارا دل بھی آنسو بہا رہا تھا لیکن بے بسی کا کبھی ایسا عالم نہیں ہوا جو ان مظلوموں کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ ان کی دلجوئی کی کوشش تو کی لیکن جب اپنا دل ہی تسلی نہ پاتا ہو۔ تو ان کے زخم کیسے مندمل ہونگے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے ٹاؤن کی آبادی چھ سات ہزار تھی۔ اس خاتون کے سوا جو یہاں پہنچی تھیں ایک بھی زندہ نہیں بچا۔ تمام کے تمام بھیڑ بکریوں کی طرح یا ذبح کئے گئے یا گولیوں کا نشانہ بنائے گئے اور پھر بقیہ گاؤں کو تمام تر جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔

واٹفورڈ کی جماعت کا پہلا نمبر

انگلستان کی جماعت میں واٹفورڈ کی جماعت کا پہلا نمبر ہے۔ کہ یہیں سے خدا کے فضل سے بہت ہی مؤثر رابطوں کا آغاز ہوا تھا۔ جب یہ پہلا وفد واٹفورڈ کی جماعت (بیت الذکر) لندن میں لے کر آئی اور ہماری ملاقات ہوئی اور آپس میں بہت ہی محبت اور پیار کی باتیں ہوئیں۔ تو ایک معمر دوست نے کہا کہ بہت دکھوں میں سے گذر کر یہاں تک آیا ہوں۔ ساری زندگی میری پڑی ہوئی ہے پیچھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج میری زندگی کا بہترین دن ہے اور ایک دوست نے کہا کہ، بار بار کہہ رہا تھا خون کے متعلق تو میں نے کہا کہ شاید خون چاہئے۔ میں نے کہا ہاں خون بھی حاضر ہے ہمارا۔ تو اس نے کہا نہیں۔ پھر سمجھایا مترجم نے یہ کہنا چاہتا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ خون ملا لیں۔ اور جس طرح دودھ بھائی ہوتے ہیں ہم دونوں خون بھائی بن جائیں تو ان لوگوں میں محبت کے جواب میں بہت محبت پائی جاتی ہے۔ تھوڑی سی آپ ان کے لئے قربانی کریں یہ آگے سے فدا ہوتے ہیں۔ اور بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ اور خدا کے فضل کے ساتھ ان سے تعلقات کے نتیجے میں آپ کے اخلاق بھی سدھریں گے کیونکہ ان میں بعض ایسی اخلاقی قدریں میں نے دیکھی ہیں جو جماعت میں بھی اس شان سے نہیں ہیں۔ اس کثرت سے نہیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ اس طرح ملیں کہ ہم ان کی بہترین چیزیں لے لیں اور یہ ہم سے بہترین چیزیں (۔) یہ باتیں بھی سیکھیں۔ ہاں جو خود پوچھے یا مذہب کی ضرورت کے لئے بعض چیزوں کو طلب کرے۔ جیسا کہ لوگ پوچھتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ یا نماز کا ترجمہ وغیرہ وہ تو ہم بہرحال (اللہ نے چاہا تو) پیش کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہاجرین کی فہرستیں بنائی جائیں

ایک اور خدمت جو جماعت بڑی عمدگی سے کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ مختلف کیمپوں میں مہاجرین کی لسٹیں بنا کر ان کا تبادلہ کیا جا رہا ہے۔ میں نے یہ ہدایت کی تھی ابھی تک مجھے اسکی طرف سے پوری طرح تسلی نہیں اس لئے میں اسی جگہ سے دوبارہ دوہرا رہا ہوں کہ ہمیں جہاں جہاں بھی بوسنین ٹھہرے ہوئے ہیں انکی فہرستیں نام وار نہیں بلکہ گاؤں کے لحاظ سے اور علاقوں کے لحاظ سے مرتب کرنی چاہئیں اور پھر انکو آگے اسم وار ترتیب دینا چاہئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم نے یہاں رابطوں میں دیکھا ہے کہ دس پندرہ بیس میل کے فاصلے پر ہی دو مختلف کیمپ ہیں۔ ان میں بعض بچھڑے ہوئے موجود ہیں اور انکو پتہ ہی نہیں کہ ہم اتنے قریب ہیں۔ جب اسلام آباد میں پروگرام ہوا جس میں میں نے بھی شرکت کی تھی تو دو خواتین نے جو مختلف کیمپوں سے آئی تھیں ایک دوسرے کو دیکھا تو ان کی خوشی سے چیخیں نکل گئیں۔ دوڑ کے بغل گیر ہوئیں اور پھر ایک خاتون نے بتایا کہ ہم ایک ہی گاؤں کے ہیں۔ قریبی رشتہ دار ہیں۔ ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ ہم اتنے قریب آچکے ہیں۔ تو اس پر میں نے جماعتوں کو ہدایت کی تھی کہ تمام کیمپوں سے جن سے بھی رابطہ ہے وہاں کی فہرستیں تیار کریں۔ دیہات کے اعتبار سے اور پھر اسم وار ان کو ترتیب دیں اور پھر ان کا تبادلہ ہونا چاہئے تمام کیمپوں کے ساتھ گویا آپ کے پاس ایک ڈکشنری سی بن جائے جب بھی کوئی مسلمان بوسنین مہاجر چاہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار پتہ لگے کہ کہاں ہے تو وہ اپنا گاؤں تو جانتا ہے فوراً گاؤں کی فہرست دیکھ لے گا اور اس گاؤں کے جتنے مہاجر کہیں بھی موجود ہیں انکی فہرستیں ہمارے پاس تیار ہوں گی۔ اس سلسلے میں بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاع مل رہی ہے انگلستان کی ایک جماعت نے اطلاع دی ہے۔ کہ خدا کے فضل سے ہمیں موقع ملا ہے۔ بہت سے بچھڑوں کو اس رنگ میں ملانے کا۔

ایک جگہ ایک اور خبر اسی قسم کی آئی کہ وہاں بعض غیر (از جماعت) وفود۔ اُن بوسنین سے ملے جن کا ہمارے سے تعلق تھا۔ اور بہت لمبی تقریریں کی گئیں کہ یہ احمدی بالکل کافر، ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ اور فلاں حکومت نے یہ کیا فلاں نے یہ کیا۔ سب باتیں سن کر ان کو زیادہ تو نہ بات سمجھ آئی ہو گی اور انگریزی دان بھی ان میں سے بہت کم ہیں اور ان میں سے جو جانتا تھا انگریزی اس نے ساری باتیں سنیں اور آخری جواب صرف یہ دیا کہ

AHMADIS VERY GOOD (-)

جو انہوں نے دیکھا ہے آنکھوں سے کہ اچھے (-) ہیں وہ کانوں کی باتوں پر کیسے اعتبار کر جائیں گے۔ جو آنکھ دیکھتی ہے اس کا اعتبار بہت زیادہ ہے اس کی نسبت جو کان سنتا ہے۔ ایک لیڈی ڈاکٹر کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے کہا آپ پہلے وہ (-) ہیں جنہوں نے ہمارے زخموں پر پھاہا رکھنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی بڑے جذباتی رنگ میں کہا کہ آپ کا قصور ہے کہ پہلے کیوں نہ ہم تک پہنچے۔ ہم گرجوں سے وابستہ رہے اور سال کا پہلا دن، وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے ایک گرجے میں گذارا۔ کاش آپ پہلے آئے ہوتے تو ہم (بیت الذکر) میں جا کر وہ سال کا پہلا دن بسر کرتے۔

بہرحال اب ساری جماعت کو ان لوگوں کے حالات دنیا کے سامنے لاکر اور جو باتیں میں نے آپ کے سامنے نئی رکھی ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر بڑی مستعدی کے ساتھ نئے منصوبے بناتے ہوئے اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کرنی چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ چونکہ اب یہ خطبے براہ راست سنائے جاتے ہیں اس لئے اب وہ فکر نہیں رہی کہ منتظمین بات سنیں اور آگے نہ پہنچائیں اور پانی کھیتوں تک پہنچنے کی بجائے کھالیں ٹوٹ ٹوٹ کر ہی بہہ جائے۔ اب تو خدا کے فضل سے ایک ایک پودا نظر کے سامنے ہے۔ اور میں انکو اپنی ایمان اور محبت کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے براہ راست اپنی جسمانی آنکھوں سے بھی دیکھ رہے ہیں تو اس کی بڑی برکت ہے۔ اتنی جلدی دنیا سے جواب آتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک تحریک ہوئی اور فوراً دنیا کے کونے کونے سے فیکسز آنی شروع ہو گئیں ہماری طرف سے یہ حاضر ہے یہ حاضر ہے اب یہ پروگرام بنا رہے ہیں اس سے پہلے مہینوں لگ جایا کرتے تھے اور اس کے باوجود بھی تسلی نہیں ہوتی تھی۔ ہماری اکثریت ایسی تھی جس سے واقفیت (امامت) کا رابطہ کٹا ہوا تھا۔ اور اب جب یہ رابطہ قائم ہو رہا ہے تو حیرت انگیز پاک تبدیلیاں ہو رہی ہیں

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پرانے بزرگوں کی دور حاضر میں پوری ہونے والی بعض باتوں کا ذکر فرمایا)

دراصل یہ پھل ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصاً پاکستان کے احمدیوں کے صبر کا۔ اور ان کی مسلسل قربانی اور جدوجہد کا اور راضی برضا رہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنے کا پھل ہے۔ قید کی صعوبتیں جھیلنے کا پھل ہے۔ جان مال عزت کی قربانی پیش کرنے کا پھل ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ) کی بعض تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہونا مقدر تھا۔ ضرور تھا کہ جماعت صبر کے امتحانوں میں ڈالی جاتی۔ اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ یہ برکتیں بخشتا۔

مولوی ابو رحمت صاحب نے ایک دفعہ عرض کی حضور! میرے واسطے دعا فرمائی جاوے کہ پیشتر تو میری زندگی اور رنگ میں تھی مگر اب (-) تو میری برادری بھی مخالف ہو گئی ہے اور درپے آزار ہے اور عام طور پر لوگ بھی مجمعوں میں کم آتے ہیں (-) تو اسی قسم کے درد میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں انہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے اپنا حال پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔ آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں۔ آپ دیکھ لیں گے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کے مجمعوں میں جمع ہوں گے اور ساری مشکلات دور ہو جاویں گی۔ ایسی مشکلات کا آنا از بس ضروری ہے۔ دیکھو امتحان کے بغیر کسی کی کچھ قدر نہیں ہوتی۔ دنیا ہی میں دیکھ لو کہ پاسوں کی کیسی پوچھ ہوتی ہے کیا پاس کیا ہے اور جو لوگ خدائی امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں پھر ان کے واسطے ہر طرح کے آرام و آسائش اور رحمت و فضل کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (-)

ملاقاتوں کے موسموں کے بارے میں خطوط

اب دوستوں کے چند اقتباسات جتنا وقت ہے میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ باقی پھر (اللہ نے چاہا تو) ہندوستان سے ایک دوست لکھتے ہیں۔ آپ سے ملاقات کا ایک عجیب سا موسم شروع ہوا ہے۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی ان معنوں میں بہت پیارے انداز میں، موسم ہوتے ہیں لوگوں کے آنے کے بھی اور جانے کے بھی فرمایا ہے۔ تو خدا تعالیٰ محبت کے نتیجے میں فصاحت و بلاغت عطا کرتا ہے۔ آپ زیادہ پڑھے ہوئے دوست نہیں ہیں جن کا یہ خط ہے۔ مگر دیکھیں کیسا پیارا فقرہ لکھا ہے آپ سے ملاقات کا ایک عجیب سا موسم شروع ہوا ہے۔ جس میں جو سرور ہوتا ہے وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ایک لاہور کے نوجوان لکھتے ہیں عالمی بیعت کے وقت آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور جسم پر کپکپاہٹ طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اللہ تعالیٰ تمام حجاب توڑ کر ہمارے جلسے میں شریک ہے اس دن پوری دنیا گنگ تھی اور صرف خدائی بول رہی تھی۔ اس روز پروردگار نے ہماری پیاسی روحوں کی پیاس کو بجھا دیا۔ اور بعض لکھتے ہیں کہ بجھا دیا اور بھڑکا بھی دیا سا تھ ہی۔ خطبہ ختم ہوتے ہی بجھی ہوئی پیاس بھڑک اٹھتی ہے اور اگلے جمعہ کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔

ایک دوست لکھتے ہیں ڈش انٹینا کے ذریعے خطبات سن کر اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔ پہلے میں (-) سست تھا اب باقاعدگی سے توفیق مل رہی ہے۔ دینی کاموں میں بھی حصہ لینے لگا ہوں۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مجھے گم شدہ چراغ مل گیا ہو۔ (جیسا کہ اللہ نے چاہا)۔ اللہ کی شان ہے۔ ایک چھوٹے سے قصبہ۔ سندھ کے قصبے سے خط آیا ہے اور زبان دیکھیں ایمان اور محبت کے اثر سے زبان زندہ ہو گئی ہے۔

ایک صاحبہ لکھتی ہیں۔ ہر جمعہ بچوں کو لے کر خطبہ سننے جاتی ہوں۔ اب یہ جمعہ کا دن سب پروگراموں پر بھاری ہے میں جو جمعہ کے دن ٹی وی کا ڈرامہ دیکھنے کے لئے بے تاب ہوا کرتی تھی اب تو دل صرف خطبہ سننے کیلئے بے تاب رہتا ہے۔

ایک اور خاتون لکھتی ہیں ہر ٹی وی پر آپ کو دیکھتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ سامنے ہی بیٹھے ہیں۔ میرے خیال میں اس ڈش انٹینا نے ہم عورتوں پر سب سے بڑا احسان کیا ہے اور معصوم بچوں پر خصوصی طور پر جن کو ہم آقا سے ملاقات کروانے کے لئے ترستے رہتے تھے۔ اب یہ حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقدس کو دیکھ کر خاموشی سے بیٹھ جاتے ہیں ذرا شور نہیں کرتے اور معروف عورتیں جو دن میں کئی مجبوریوں کی وجہ سے (بیت الذکر) نہیں آسکتی تھیں۔ وہ بھی رات کو (بیت الذکر) میں باقاعدگی سے آتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جو ابھی اتنے سمجھدار نہیں ہیں وہ حضور کو دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں اور خطبات لوری کا کام دیتے ہیں۔ جو میٹھی نیند سلا دیتے ہیں اور مائیں پر سکون ہو کر (امام جماعت) کے خطبات سے مستفید ہوتی ہیں۔ (بیوت الذکر) پُر رونق ہو گئی ہیں اور کیا مرد کیا بچے کیا عورتیں کیا بزرگ ایک نئے ولولے سے زندہ ہو کر آنکھوں میں ایک نئی چمک لے کر واپس جاتے ہیں۔ سارا ہفتہ منتظر رہتے ہیں واللہ کیسا پھل ملا ہے ہماری صبر آزما گھڑیوں کا۔ قریبی گاؤں کی عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں قافلے کی صورت میں احمدی آتے ہیں۔ کیا بتائیں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ میرے چھوٹے بیٹے پر بھی خطبات دیکھنے کی وجہ سے آپکی محبت کا ایک عجب رنگ چڑھ گیا ہے۔ ہر وقت آپ سے ملنے کی تمنا ہوتی ہے۔ روز پوچھے گا۔ آج جمعرات ہے؟ مطلب یہ ہوتا ہے کہ کل جمعہ ہوگا؟

بہت سے ایسے خطوط ہیں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ پھر کبھی ان کے اقتباسات پیش کروں گا۔

بیوت الذکر خدا کے ذکر کی خاطر بھر دیں

اس میں ایک بات تھی جس کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ کہتی ہیں کہ (بیوت الذکر) خدا کے فضل سے بھر جاتی ہیں (بیوت الذکر) وہی ہیں۔ جو خدا کے ذکر کی خاطر بھریں اور خطبہ سننے کی خاطر جب آتے ہیں تو خدا کے ذکر ہی کی خاطر آتے ہیں لیکن اگر صرف ذکر ہو اور اس ذکر میں میں شامل نہ ہوں اور آپ نہ آئیں تو یہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ یہ شرک ہو جائے گا۔ یہ خدا سے بے وفائی ہوگی اور مجھے ہرگز اس قسم کی کوئی محبت درکار نہیں ہے۔ ایسی محبت کرنے والے بھی ایسی محبتیں بھی میری طرف سے جہنم کا ایندھن بنیں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ دکھ ہوگا۔ لیکن اس کی قدر نہیں ہے۔ تو خدا کے گھر بھرنے ہیں تو خدا کی خاطر گھر بھریں۔ ابھی رمضان شریف آنے والا ہے اور یہ عہد کریں سب سننے والے کہ (بیوت الذکر) سے محبت قائم کریں گے (بیوت الذکر) سے تعلق قائم کریں گے۔ مجھے خوشی ہوگی کہ میں ایک ذریعہ بن گیا اس تعلق کے قائم کرنے کا۔ میں ایک وسیلہ بن گیا۔ لیکن وسیلوں پہ لوگ ٹھہر تو نہیں جایا کرتے۔ ذریعوں کو منزل تو نہیں سمجھ لیا کرتے۔ جہاں کسی نے ذریعے کو منزل سمجھا وہیں ڈوب گیا۔ پس اپنے آپ کو غرقابی سے بچائیں۔ آپ کو زندہ کرنے کی خاطر یہ انتظام چلایا گیا ہے۔ آپ کو غرق کرنے کی خاطر نہیں چلایا جا رہا۔ پس خصوصیت سے رمضان میں دعائیں کرتے ہوئے عاجزی کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے داخل ہوں اور اللہ سے یہ عرض کریں کہ تجھ سے جو تعلق بھی جس رنگ میں قائم ہو جائے اسے ہمیشگی کا تعلق ہو۔ ایک دائمی تعلق ہو۔ ایک عروہ وثقیٰ پر ہمارا ہاتھ پڑ جائے۔ کسی کی مجال نہ ہو کہ ہمارے ہاتھ کو اس عروہ وثقیٰ سے توڑ کر الگ کر سکے۔ اے خدا اپنا بنایا ہے تو ہمیشہ کے لئے بنا بنا کر چھوڑ نہ دینا۔ خدا کرے کہ ہم سے اللہ کا ایسا ہی سلوک ہو۔ (سلام)

جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں

"جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے ..... یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر بھی ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

مرتبہ: ڈاکٹر صغیر کامران ______ پندرہ روزہ المصلح یکم تا ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

قائدِ اعظم محمد علی جناح کا تصوّرِ پاکستان

پاکستان کا طرز حکومت صرف جمہوری ہوگا

پاکستان کے مرکزی نظام کے بارے میں ۲۱ نومبر ۱۹۴۶ء کو رائٹر کے نمائندے مسٹر ڈون کیمبل سے ایک انٹرویو کے دوران قائد اعظم نے فرمایا:

"پاکستان کے مرکزی نظام اور اس کی وحدانیتوں کے نظام حکومت کا فیصلہ تو پاکستان کی مجلسِ دستور ساز کرے گی۔ البتہ پاکستان کا طرز حکومت صرف جمہوری ہوگا۔ اس کی پارلیمنٹ اس کی وزارت (جو پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوگی) دونوں ہی عموماً رائے دہندگان اور عوام کے سامنے جوابدہ ہونگی جس میں کسی ذات، نسل یا فرقہ کی تفریق نہیں کی جائے گی۔ اور عوام ہی اپنی حکومت کی پالیسی اور پروگرام کے متعلق آخری فیصلہ کریں گے۔"

(حالات قائد اعظم ص۲۳۴ از خالد اختر افغانی۔ آتش فشاں پبلیکیشنز شبستان سینما ایبٹ روڈ لاہور)

پاکستان میں نسل و عقیدے کا سوال نہیں

"اگر آپ لوگ باہمی تعاون سے کام کریں۔ ماضی کو بھول جائیں۔ اور گذشتہ را صلوٰۃ پر عمل کریں تو یقیناً کامیاب ہوں گے اگر آپ مل جل کر اس جذبے کے تحت کام کریں۔ کہ ہر شخص خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ماضی میں آپ کے تعلقات ایک دوسرے سے خواہ کیسے ہی رہے ہوں۔ اس کا رنگ، نسل مذہب کچھ ہی ہو۔ اولاً۔ ثانیاً۔ آخر اسی مملکت کا شہری ہے۔ اس کے حقوق مراعات اور ذمہ داریاں مساوی ویکساں ہیں تو ہم بیحد ترقی کر جائیں گے۔ ہمیں اس جذبے کے تحت کام شروع کر دینا چاہیئے پھر رفتہ رفتہ اکثریت اور اقلیت کے مسلمان فرقہ اور ہندو فرقہ کے تمام اختلافات مٹ جائیں گے۔" (قائد اعظم کا مجلس دستور ساز سے خطاب ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء از خطبات قائد اعظم ص۵۶۵۔

تدوین و تہذیب: رئیس احمد جعفری (ندوی)، مقبول اکیڈمی ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

پاکستان میں ذات اور عقیدے کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں

پاکستان مجلس دستور ساز کے افتتاحی اجلاس میں ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے صدارتی خطبہ میں قائد اعظم نے فرمایا:

"اگر ہمیں پاکستان کی اس عظیم الشان ریاست کو خوشحال بنانا ہے۔ تو ہمیں اپنی تمام تر توجہ لوگوں کی فلاح وبہبود کی جانب مبذول کرنا چاہیئے خصوصاً عوام اور غریب لوگوں کی جانب۔ اگر آپ نے تعاون اور اشتراک کے جذبے سے کام کیا تو تھوڑے ہی عرصے میں اکثریت اور اقلیت، صوبہ پرستی اور فرقہ بندی اور دوسرے تعصبات کی زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔ ہندوستان کی آزادی کے راستے میں اصل رکاوٹ یہی تھی۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہم کبھی کے آزاد ہو گئے ہوتے۔ اگر یہ آلائشیں نہ ہوتیں تو چالیس کروڑ افراد کو کوئی زیادہ دیر تک غلام نہ رکھ سکتا تھا۔

یورپ خود کو مہذب کہتا ہے لیکن وہاں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک خوب لڑتے رہے۔ آج بھی وہاں بعض ریاستوں میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک خوب لڑتے ہیں۔ وہاں کی بعض ریاستوں میں آج بھی مذہبی افتراق موجود ہے۔ مگر ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ یہاں ذات اور عقیدوں میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ایک ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں۔

آپ آزاد ہیں۔ آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں۔ آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں یا پاکستان کی حدود میں اپنے کسی اپنے کسی عبادت گاہ میں جائیں۔

آپ کا تعلق کسی مذہب کسی عقیدے یا کسی ذات سے ہو اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہیئے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہ رہے گا۔ اور مسلمان مسلمان نہ رہے گا۔ مذہبی مفہوم میں نہیں کیونکہ یہ ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے۔ بلکہ سیاسی مفہوم میں اس مملکت کے ایک شہری کی حیثیت سے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکار قائد اعظم صفحہ ۳۵۸ مرتبہ محمود عاصم ناشر، مکتبہ عالیہ۔ ایبک روڈ لاہور۔

میں نہ کوئی مولوی ہوں نہ ملا

قائد اعظم سے اگست ۱۹۴۸ء میں حیدر آباد دکن میں طلباء نے سوال کیا کہ مذہب اور مذہبی حکومت کے لوازم کیا ہیں؟ تو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے خود اس امر کا انکشاف کیا اور فرمایا کہ:۔

"جب میں انگریزی زبان میں مذہب کا لفظ سنتا ہوں تو اس زبان اور محاورے کے مطابق لامحالہ میرا ذہن خدا اور بندے کی باہمی نسبت اور رابطہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے لیکن میں بخوبی جانتا ہوں کہ اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک مذہب کا یہ محدود اور مقید مفہوم یا تصور نہیں ہے۔ میں نہ کوئی مولوی ہوں نہ ملا، نہ مجھے دینیات میں مہارت کا دعویٰ ہے۔ البتہ میں نے قرآن مجید اور قوانین اسلامیہ کے مطالعہ کی اپنے طور پر کوشش کی ہے اس عظیم الشان کتاب کی تعلیمات میں انسانی زندگی کے ہر باب کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ زندگی کا روحانی پہلو ہو یا معاشرتی۔ سیاسی ہو یا معاشی غرضیکہ کوئی شعبہ ایسا نہیں جو قرآنی تعلیمات کے احاطہ سے باہر ہو۔ قرآن کریم کی اصولی ہدایات اور طریق کار نہ صرف مسلمانوں کے لئے بہترین ہے بلکہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے لئے حسن سلوک اور آئینی حقوق کا جو حصہ ہے۔ اس سے بہتر تصور ناممکن ہے۔"

(حیات قائد اعظم صفحہ ۴۲ مصنفہ چوہدری سردار محمد خان عزیز) احسن برادرز۔ لاہور

وطنِ عزیز کی سرزمین پر اسلامی جمہوریت مساوات انسانی کے اصولوں کی پاسبانی کرنی ہوگی

"ہم نے پاکستان کی جنگ آزادی جیت لی ہے مگر اسے برقرار رکھنے اور مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی سنگین ترین جنگ ابھی جاری ہے اور اگر ہمیں ایک بڑی قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے۔ تو اس جنگ میں کامیابی حاصل کرنی ہوگی۔ فطرت کا اٹل اور سفاک قانون ہے۔ "بقائے اصلح" ہمیں خود کو اس نئی آزادی کا اہل ثابت کرنا ہے فاشیت کے خطرات سے دنیا کو بچانے اور اسے جمہوریت کے لئے محفوظ بنانے کی خاطر کرۂ ارض کے دور دراز حصوں میں جاکر آپ نے میدان جنگ میں داد شجاعت حاصل کی ہے مگر اب آپ کو اپنے ہی وطن عزیز کی سرزمین پر اسلامی جمہوریت، اسلامی معاشرتی عدل اور مساواتِ انسانی کے اصولوں کی پاسبانی کرنی ہے۔ آپ کو ان کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑے گا۔ ہمہ تن ہوشیار۔ ستانے کا موقع ابھی نہیں آیا ہے۔ یقین محکم، ضبط و نظم اور ادائیگی فرض کی دھن۔ ایسے اصول ہیں۔ اگر آپ ان پر کاربند رہے تو کوئی شے ایسی نہیں جسے آپ حاصل نہ کرسکیں"

(قائد اعظم کا افواجِ پاکستان سے خطاب۔ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۴۸ء۔ از خطبات قائد اعظم صفحہ ۵۸۲-۵۸۳

تدوین و تہذیب:۔ رئیس احمد جعفری (ندوی) مقبول اکیڈمی۔ ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور)

جمہوریت کی بنیاد اسلامی اصول

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں"۔

(قائد اعظمؒ کی شاہی دربار سبی بلوچستان میں تقریر ۱۴ فروری ۱۹۴۸ء از خطبات قائد اعظم صفحہ ۵۸۱

تدوین و تہذیب:۔ رئیس احمد جعفری (ندوی) مقبول اکیڈمی ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور)

مساوات رواداری ہمارے مذہب کی بنیاد ہیں

"جب آپ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی بنیاد عمرانی عدل اور اسلامی سوشلزم کے اصولوں پر رکھی جائے تو بنی نوع انسان کی اخوت اور مساوات پر زبردست زور دیتے ہیں۔ تو آپ محض میرے اور لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اور اسی طرح جب آپ ہر شخص کے لئے مساوی مواقع مانگتے ہیں تب بھی آپ میرے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ترقی کے ان مقاصد کے متعلق پاکستان میں کوئی اختلاف رائے نہیں کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے طلب کیا تھا۔ اس کی خاطر جدوجہد کی تھی۔ اور اسے اس لئے حاصل کیا تھا کہ ہم اپنی روایات کے مطابق اپنے معاملات کو حل کرنے میں جسمانی اور روحانی طور پر قطعاً آزاد ہوں اخوت، مساوات اور رواداری یہ ہیں ہمارے مذہب۔ تہذیب اور تمدن کے اساسی نقطے۔ ہم نے پاکستان کے لئے اس واسطے جنگ کی تھی کہ اس براعظم میں ہمیں ان انسانی حقوق سے محروم کر دیئے جانے کا خدشہ تھا"۔

(قائد اعظم کا چاٹگام میں خطاب ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء از خطبات قائد اعظمؒ صفحہ ۵۹۰

تدوین و تہذیب:۔ رئیس احمد جعفری (ندوی) مقبول اکیڈمی ادب مارکیٹ چوک انارکلی لاہور)

حکومت ناانصافی اور جانبداری کی بنیادوں پر کھڑی نہیں رہ سکتی

اپریل ۱۹۴۱ء میں مدراس میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:۔

"اقلیتیں جہاں بھی ہوں ان کے تحفظ کا انتظام کیا جائے گا۔ میں نے ہمیشہ یقین کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا ایقان غلط نہیں۔ کوئی حکومت اور کوئی مملکت اپنی اقلیتوں کو اعتماد اور تحفظ کا یقین دلائے بغیر کامیابی کے ساتھ ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتی کوئی حکومت ناانصافی اور جانبداری کی بنیادوں پر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ اقلیت کے ساتھ ظلم و تشدد اس کی بقا کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ اقلیتوں میں انصاف و آزادی امن و مساوات کا احساس پیدا کرنا ہر انتخابی حکومت کی بہترین آزمائش ہے اس خصوص میں ہم دنیا کے کسی متمدن ملک سے پیچھے نہیں رہ سکتے مجھے یقین ہے کہ جب وقت آئے گا تو ہمارے ملکی خطوں کی اقلیتوں کو ہماری روایات، ثقافت اور اسلامی تعلیم سے نہ صرف انصاف و صداقت ملے گی بلکہ انہیں ہماری کریم النفسی اور عالی ظرفی کا ثبوت بھی مل جائے گا۔ ہم مول تول نہیں کرتے۔ ہم لین دین کے عادی نہیں۔ ہم صرف عمل پر یقین رکھتے ہیں اور صرف تدبر اور عملی سیاست پر اعتماد رکھتے ہیں"۔

(خطبات قائد اعظم صفحہ ۳۵ از رئیس احمد (ندوی) مقبول اکیڈمی ادبی مارکیٹ چوک انارکلی۔ لاہور)

اقلیتوں کے ساتھ انصاف

"پاکستان کے نظام حکومت کی بابت میں پھر یہ کہوں گا۔ اور نہایت پرزور طریقے سے کہوں گا کہ ہم نے اس سلسلہ میں جو پالیسی طے کی ہے اس پر پوری طرح کاربند رہیں گے۔ پاکستان میں جو اقلیتیں ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کرتے رہیں گے اور ان کے ساتھ انصاف کریں گے ہم نہیں چاہتے کہ وہ پاکستان سے چلے جانے پر مجبور کر دیئے جائیں۔ جب تک یہ لوگ حکومت کے وفادار و وفاکیش رہیں گے۔ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ جیسا پاکستان کے اور شہریوں کے ساتھ چونکہ حکومت کی اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری عمال حکومت پر عائد ہوتی ہے اس لئے یہ دیکھنا ان کا فرض ہے کہ اس پر کما حقہ، عمل ہو رہا ہے یا نہیں تاکہ ہم پر یہ الزام نہ آئے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ آپ لوگ ہی عوام کو حکومت کی نیک نیتی کا یقین دلا سکتے ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ عمالِ حکومت ہمیں اس سلسلہ میں مایوس نہ کریں گے"۔

(قائد اعظمؒ کا افسرانِ حکومت سے خطاب ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء از خطبات قائد اعظمؒ صفحہ ۵۷۲

تدوین و تہذیب:۔ رئیس احمد جعفری (ندوی) مقبول اکیڈمی ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور)

غیر مسلم.... ہمارے بھائی ہیں

۲ نومبر ۱۹۴۱ء کو قائد اعظم نے انجمن اتحاد طلباء جامعہ اسلامیہ علی گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیئے کہ چھوت چھات صرف انہیں کے مذہب اور انہیں کے فلسفہ میں جائز ہے۔ ہمارے ہاں ایسی کوئی بات نہیں۔ اسلام انصاف، مساوات معقولیت اور رواداری کا حامل ہے بلکہ جو غیر مسلم ہماری حفاظت میں آجائیں۔ ان کے ساتھ فیاضی کو بھی روا رکھتا ہے۔ یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ اور اس ریاست میں وہ شہریوں کی طرح رہیں گے"۔

(جناح کی تقریریں صفحہ ۱۹۰-۱۹۱ از عثمان صحرائی ادارہ اشاعت اردو حیدر آباد دکن طبع اول ۱۹۴۵ء)

ملا حکومت اور برہمن حکومت

قائد اعظم نے جب اپنی کوٹھی (اورنگ زیب روڈ دہلی) پر اپنی آخری پریس کانفرنس کی تو وہاں ایک ہندو پریس رپورٹر نے قائد اعظم سے پھر یہ سوال کیا کہ:۔

"ملا حکومت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟"

اس وقت کانگریس کی عنانِ اقتدار چونکہ سناتن دھرمی برہمن مسٹر گاندھی اور ہندو برہمن پنڈت نہرو کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے قائد اعظم نے فوراً یہ جوابی سوال داغ دیا کہ:۔

"برہمن حکومت کے متعلق کیا خیال ہے؟"

تو وہ کھسیانا ہو کر رہ گیا۔

کردار قائد اعظم رحمۃ اللہ صفحہ ۱۵۴ از منشی عبدالرحمن خان۔

شائع کردہ، شیخ اکیڈمی ۶ بل روڈ۔ لاہور)

پاکستان میں ذات پات کا سوال نہیں ہوگا

"پاکستان ایک ایسی حکومت ہوگی جس میں سب قوموں کو زندگی کی تمام آسائشوں کا حصہ ملے گا۔ اس لئے اب تمام مسائل حل کر لیجئے۔ پاکستان ایک ایسی حکومت ہوگی۔ جہاں ذات پات کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ آخر مجھے کسی فرقہ کے خلاف جو اپنے افراد کی تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے لئے کوشاں ہے کیوں شکایت ہونی چاہیئے۔ ایسی کوششوں کو فرقہ واریت کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جتنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلدی آپ حقائق کا سامنا کرنے کی کوشش کریں گے اتنی ہی جلدی آپ موجودہ مسائل کا حل تلاش کرلیں گے۔"

(قائداعظم کا میمن چیمبر آف کامرس بمبئی کے ایک اجتماع سے خطاب ۷، ۲ مارچ ۱۹۴۷ء از خطبات قائداعظم ص ۵۱۹

تدوین و تہذیب: رئیس احمد جعفری ندوی مقبول اکیڈمی ادبی مارکیٹ چوک انارکلی۔ لاہور)

عدل و مساوات ــــ اسلام کا اصول

"قیام پاکستان جس کے لئے ہم گذشتہ دس سال سے جدوجہد کررہے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اپنے لئے ایک مملکت قائم کرنا ہی ہمارا مقصود نہیں تھا۔ بلکہ یہ ذریعہ تھا حصول مقصد کا۔ خیال یہ تھا کہ ہم ایک ایسی مملکت کے مالک ہوں جہاں ہم اپنی روایات اور تمدنی خصوصیات کے مطابق ترقی کرسکیں۔ جہاں اسلام کے عدل و مساوات کے اصولوں کو آزادی سے بروئے عام آنے کا موقع حاصل ہو۔"

(قائداعظم کا افسران حکومت سے خطاب ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء از خطبات قائداعظم رح ص ۵

تدوین و تہذیب: رئیس احمد جعفری ندوی مقبول اکیڈمی ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور)

نہ کوئی بنگالی ہے نہ پنجابی نہ سندھی نہ بلوچی

"میں صاف طریق پر آپ کو ان خطرات سے آگاہ کردینا چاہتا ہوں جو پاکستان کے قیام کو روکنے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد اپنی شکست سے پریشان ہوکر پاکستان کے دشمن اب مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اس مملکت میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کوششوں نے اب صوبہ پرستی کو ہوا دینے کی صورت اختیار کی ہے۔

جب تک آپ اپنی ملکی سیاست سے اس زہر کو نکال کر نہیں پھینک دیں گے اس وقت تک آپ خود کو ایک حقیقی قوم میں نہیں ڈھال سکتے۔ اور نہ ویسا جوش اور ولولہ پیدا کرسکتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ بنگالی، سندھی، بلوچی، پٹھان وغیرہ کی باتیں نہ کریں۔ آپ سب ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک سلطنت اپنے لئے بنائی ہے ایک وسیع و عریض سلطنت یہ آپ سب کی ہے۔ یہ نہ پنجابی کی ہے نہ بنگالی کی۔ نہ سندھی کی۔ نہ پٹھان کی۔ یہ آپ کی ہے۔"

(قائداعظم کا ڈھاکہ میں خطاب ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء از خطبات قائداعظم رح ص ۵۸۷۔ تدوین و تہذیب: رئیس احمد جعفری ندوی، مقبول اکیڈمی ادب مارکیٹ چوک انارکلی۔ لاہور)

اسلام نے جمہوریت دکھائی ہے

۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو عید میلادالنبی کے مبارک موقع پر کراچی بار ایسوسی ایشن کے استقبالیہ میں "شریعت اسلامیہ" پر تقریر کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا:-

"کون کہتا ہے کہ پاکستان کے آئین کی اساس شریعت پر نہیں ہوگی؟ جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ وہ مفسد ہیں۔ ہماری زندگی میں آج بھی اسلامی اصولوں پر اسی طرح عمل ہوتا ہے جس طرح کہ تیرہ سو سال پہلے ہوتا تھا۔ اسلام نے جمہوریت دکھائی ہے مساوات اور انصاف کا سبق دیا ہے۔ لہذا اسلامی اصول پر عمل کرنے سے ہم ہر ایک کے ساتھ انصاف کرسکیں گے۔"

اسلام اور قائداعظم باب ۹ ص ۹۲، ص ۹۳

از محمد حنیف شاہد

(مکتبہ زرین جہازی بلڈنگ موڑ سمن آباد رستم پارک لاہور)

بقیہ : ص ۸

ہوگئی ہے۔ مسلم ووٹرز کی تعداد ۵ کروڑ ایک لاکھ آٹھ سو ہے جن کی زیادہ تعداد پنجاب میں مقیم ہے۔

○ واشنگٹن میں ایک رپورٹ جاری کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں جتنے صحافیوں پر حملے کئے گئے اتنے پہلے کبھی نہیں ہوئے۔

○ بھارت اور برطانیہ آئندہ ماہ مشترکہ مشقیں کریں گے۔ بھارتی دفاعی صنعت کے نمائندے جلد برطانیہ کا دورہ کریں گے گذشتہ ماہ دونوں ملکوں نے ایسے سمجھوتوں پر دستخط کئے تھے۔

○ چین نے اس سال اپنے دفاعی اخراجات میں بارہ فیصد اضافے کا اعلان کردیا ہے

○ الجزائر میں سابق وزیر تعلیم کو جو اپنے گھر سے نکل رہے تھے قتل کردیا گیا ہے ان کے سر میں گولیاں ماری گئیں۔ اس طرح ایک حملہ آور بھی ہلاک ہوگیا اس کے علاوہ مجلس شوریٰ کے ایک وزیر محنت پر بھی حملہ کیا گیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ پاک افغان سرحد پر کسٹم کی لوٹ مار کی وجہ سے پولیٹیکل حکام نے چوکی ختم کردی ہے۔ کسٹم اہلکار وطن واپس لوٹنے والے مہاجرین سے سامان چھین لیتے تھے اور ڈرائیوروں سے بھی رشوت لی جاتی تھی۔

○ بمبئی کے بعد کلکتہ میں جو بم دھماکہ ہوا تھا اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اب ۶۳ ہوگئی ہے۔ دھماکہ شہر کے کمرشل رہائشی علاقے کے وسط میں ہوا جہاں زیادہ تر محنت کش کام میں مصروف تھے اس سے ایک چار منزلہ عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہلاک ہونے والے زیادہ تر مسلمان تھے۔

○ انجینئر گلبدین حکمت یار کو بم دھماکہ سے ہلاک کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی ہے۔ بم کے خوفناک دھماکہ سے خبر ایجنسی میں ایک پل تباہ ہوگیا ہے اور سڑک کا آدھا حصہ بھی اڑ گیا ہے

○ اکرم ذکی کی کلنٹن انتظامیہ کے سینئر عہدیداروں قانون سازوں اور دانشوروں سے جو بات چیت ہوئی اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ بڑی مفید رہی اور پاک امریکہ تعلقات میں بہتری کی امید پیدا ہوئی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ احمد شاہ مسعود کو افغانستان کے نائب وزیراعظم کے عہدے کی پیشکش کی گئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کے بعد جواب دیں گے۔ انجینئر گلبدین حکمت یار جو نامزد افغان وزیراعظم ہیں نے اپنی کابینہ کے اعلان کے لئے کہا ہے کہ پانچ روز میں وہ یہ اعلان کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک مبشر احمد صاحب قائد علاقہ سندھ موٹر سائیکل کے حادثے میں زخمی ہوگئے ہیں۔ پلستر لگا ہوا ہے۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ جاری ہے

یونیق سکالرز اکیڈیمی میں نرسری تا ہم کلاسز میں امسال داخلہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہوگا۔ تمام کلاسز کے لئے ایڈمیشن فارم اور پراسپکٹس ادارہ کی دونوں برانچوں سے ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

انٹرویو اور ٹیسٹ مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوگا۔

برانچ	ٹیسٹ	انٹرویو
دارالرحمت برانچ	۵ اپریل	۶ اپریل
دارالصدر برانچ	۷ اپریل	۸ اپریل

تحریری ٹیسٹ: انگلش، حساب اور جنرل نالج کے مضامین کا ہوگا۔
(ہائی سیکشن سائنس گروپ)۔ انگلش، حساب، سائنس اور جنرل نالج کے مضامین کا ہوگا۔

نوٹ: ہر کلاس میں صرف ۱۵ بچوں کو داخلہ دیا جائے گا۔
ادارہ کی دونوں برانچوں میں مستحق و ذہین طلباء کے لئے ۱۰۔۱۰ نشستیں مخصوص ہیں جن کے تمام تر اخراجات ادارہ کے ذمہ ہوں گے ـــــ پرنسپل

ہر قسم کی جائیداد - پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں

جائیداد مبارک ہو

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام

پراپرٹی مرکز

فون گھر ۱۴۱

عزیز احمد خان - ۳ - بلال مارکیٹ ربوہ

تریاق اٹھرا — فی ڈبی -/۲۰
نور کاجل — فی شیشی -/۵
نور نظر — اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵
زد جام عشق — ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ — -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قند شفا — نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰
حب سعال — کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۱۸ ؍ مارچ ۔ صبح سے ہلکے بادل چھائے ہیں۔ دھوپ بھی نکل رہی ہے جس سے سردی کا احساس ہو رہا ہے۔

○ ربوہ میں ۲۰ ؍ مارچ کو غروب آفتاب چھ بجکر ۲۳ منٹ پر ہوگا۔

○ بتایا گیا ہے کہ سندھ اسمبلی کے سپیکر دو وزراء اور چھ ارکان اپنی نشستوں سے محروم ہو گئے ہیں سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژنل بنچ نے ایم کیو ایم (حقیقی) کے لیڈر بدر اقبال کی پٹیشن منظور کرتے ہوئے ان کی نشست پر انتخاب کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح ایثار احمد کھوڑو اور قائم علی شاہ کی پٹیشن خارج کر دی گئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سیاست میں نہیں لائیں گی اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ میں، میری والدہ اور شوہر جیلیں کاٹ چکے ہیں البتہ بچے اگر خود سیاست میں آئے تو میں انہیں روک نہیں سکتی صرف مشورہ دوں گی۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ ان کے شوہر اور وہ بڑے خاندان کے حق میں ہیں۔ لیکن یہ پتہ نہیں کہ پاکستان واپسی پر انہیں کتنی دیر اکٹھے رہنے کا موقعہ ملے گا۔ جیل کے متعلق آصف زرداری نے کہا کہ جیل کی زندگی دنیا میں دوزخ کے برابر ہے اس سے نباہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ باہر کی دنیا کے بارے میں نہ سوچا جائے۔

○ آٹھویں ترمیم کے سلسلے میں پیپلز پارٹی نے حکومت سے تعاون کے لئے شرائط پیش کر دی ہیں یہ بات افتخار گیلانی نے بتائی ہے اور کہا ہے کہ پارٹی کے کارکنوں اور رہنماؤں کے خلاف مقدمے اور ریفرنس واپس لینے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ حکومت نے ابھی تک جواب نہیں دیا لیکن بات چیت برابری کی سطح پر کی جائے گی۔

○ ایم کیو ایم کے چیف الطاف حسین نے کہا ہے کہ منصفانہ ضمنی انتخابات کے لئے آپریشن کلین اپ روک دیا جانا چاہیئے۔ بتایا گیا ہے کہ الطاف حسین صدر مملکت سے سندھ حکومت کے رویئے کی شکایت کریں گے عظیم طارق بھی حکومت سے خوش نہیں لگتے۔

○ ایک اخباری خبر کے مطابق ایوان صدر سیکرٹریٹ نے پی ڈی اے پارلیمانی پارٹی سے ان ریفرنسوں کی ایک کاپی طلب کی ہے جو ان کے ارکان اسمبلی کی طرف سے وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف سپیکر قومی اسمبلی کے پاس پیش کئے گئے تھے۔

○ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں صدر مملکت اور وزیر اعظم نے دو دفعہ ملاقات کی ہے بتایا جاتا ہے کہ باہمی دلچسپی کے امور پر دونوں دفعہ گفتگو ہوئی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے رشوت خور اور بدعنوان سرکاری افسروں کی چھٹی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ احتساب کا عمل جاری کیا جائے گا۔ انکم ٹیکس کسٹمز سنٹرل ایکسائز اینڈ سیلز ٹیکس جمع کرنے والے محکموں کے افسروں سے یہ بات شروع کی جائے گی۔ کوائف اکٹھے کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ خسارے میں چلنے والے سرکاری صنعتی یونٹ بجٹ سے قبل فروخت کئے جانے کا امکان ہے۔ تین کھرب کے وفاقی بجٹ میں ایک کھرب کا خسارہ متوقع ہے۔ جو ٹیکسوں کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ گرانٹ اور سبسڈی کی مد میں زیادہ کمی کی جا رہی ہے۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے مغرب سے اپیل کی ہے کہ وہ روس میں جمہوریت کی حفاظت کے لئے جلد از جلد اقدام کریں انہوں نے کہا کہ اگر اس بات کو جون تک ملتوی رکھا گیا تو معاملہ ہاتھ سے نکل جانے کا خدشہ ہے۔

○ مصر میں تشدد پسند مسلمانوں نے بم کے دھماکے کا اعتراف کیا ہے۔ وہاں پولیس اور بنیاد پرست مسلمانوں کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے گذشتہ روز اسوان میں دونوں برسرپیکار رہے۔

○ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد ۵ کروڑ ۴۸ لاکھ

باقی ص ۷ پر

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت =/۱۳۵۰۰ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ ۔ لاہور
فون ۳۵۵۴۲۲ ۔ ۲۲۶۵۰۸

خواتین کیلئے خوشخبری
خواتین اور بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات میں ۲۴۔ مارچ تک ۱۰ فیصد خصوصی رعایت
رهبہ بوتیک
بالمقابل یوٹیلٹی سٹور ۔ ریلوے روڈ ۔ ربوہ

فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر
کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا
چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت: پاکستان میں ...۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ...۱۰ روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5$ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ آر ایم پی ۔ ایم اے ایل ایل بی ۔ فاضل عربی ۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن ۔
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار ۔ ربوہ
فون: آفس ۷۷۱ ۔ کلینک ۶۰۶ ۔ رہائش ۶۰۷

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
● کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
● لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
● ملتان: ۶۸۱۔E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
● منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
● رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
● ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون: ۵۵۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ ۔ لاہور
پر تشریف لائیو
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

علاج اور مشورہ کیلئے ـــــ قدیمی، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

حبوب مقید اٹھرا
۱۵ گرام ۔/۱۶
۶۰ گرام ۔/۴۸
اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۔/۱۵۰ روپے
زدجام عشق
خاص
۔/۴۸۰ روپے
روشن کاجل
۔/۵ روپے
تریاق معدہ
۔/۱۰ روپے
۔/۲۰ روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
فون ۵۳۴ ـ ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)